از قلم

شیخ القرآن استاذ العلماء
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان

ازقلم

شیخ القرآن استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان

نام کتاب

باادب کتے بے ادب انسان

از قلم

فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد

1100

سن اشاعت

10 اکتوبر 2010ء

صفحات

80

ہدیہ

50 روپے

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور پاکستان

اسلاف رحمہم اللہ کے کارنامے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے بہت بڑے عالم وقت کا سلام عرض کیا' آپ نے فرمایا اس کے منہ پر مارو مجھے اس کا سلام قبول نہیں ہے اس لئے کہ وہ قدری (بدمذہب) ہے۔

ایک محدث کا ذکر ہے کہ بوقتِ موت رو رہے تھے۔لوگوں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک دن ایک بدمذہب کو سلام کا جواب دیا تھا مجھے خطرہ ہے کہ اس نحوست سے عذاب میں گرفتار نہ کیا جاؤں۔

☆ کتا بھونکنے والا جانور ہے اور بھونکنا اس کی سرشت میں داخل ہے کتے کی بھونک بعض اوقات اتنی کرخت اور اتنی شدید ہوتی ہے کہ بڑے بڑوں کا پتا پانی ہو جاتا ہے۔

☆ کتا بڑا ضدی اور لالچی ہوتا ہے اس کی ضد اور ہٹ دھرمی ضرب المثل ہے۔

☆ اردو میں کئی محاورے اس ذات ذلیل سے منسوب ہیں۔مثلاً کتا کتے کا بیری' کتے کی دُم ٹیڑھی۔

کتے کی نیک خصلتیں

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتے میں دس نیک عادات ہوتی ہیں۔ اہلِ ایمان پر واجب ہے کہ وہ بھی ان عادات کو اپنائیں۔

(۱) رات کو بہت تھوڑا سوتا ہے یہی عشاق کی خصلت ہے۔

(۲) جب مرتا ہے تو اس کی کوئی میراث نہیں ہوتی یہی زاہدین کا طریقہ ہے۔

(۳) اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے اسے مارے یا اس پر ظلم کرتے تب بھی اس

کا تعلق نہیں توڑتا یہی سچے مریدین کا طریقہ ہے۔

(۴) جہاں جگہ مل جائے گزارا کر لیتا ہے یہی تواضع گزیں کی عادت ہے۔

(۵) اگرچہ کسی جگہ پر قبضہ کر سکتا ہے تب بھی اسے چھوڑ کر دوسری جگہ قبول کر لیتا ہے۔ یہی راضی برضا اللہ لوگوں کا کام ہے۔

(۶) اسے مار بھگاؤ لیکن تھوڑا سا روٹی کا ٹکڑا دکھاؤ واپس آجاتا ہے اسے مار بھگانے سے کینہ اور بغض نہیں ہوتا یہ خاشعین کا طریقہ ہے۔

(۷) جب کھانا لایا جاتا ہے تو آرام سے بیٹھ کر اسے دیکھتا رہتا ہے چھیننے کی جرأت بہت کم کرتا ہے یہی مسکینوں کا کام ہے۔

(۸) جب جگہ کو چھوڑ کر چلا جائے اس کے لئے واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتا یہی محزون لوگوں کا طریقہ ہے۔ (کذا فی روض الریاحین امام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ: کتے کی تمام خصلتیں اچھی لیکن اس میں ادب کا پہلو نمایاں ہے۔ اسی لئے اس رسالہ میں موضوع بحث بنایا جا رہا ہے۔

کتا اسلام کی نظر میں:

اسلامی معاشرہ میں کتا منہ نہیں لگایا جاتا اور نہ ہی اس کی طرف پیار و محبت کی پینگیں بڑھائی جاتی ہیں۔ بلکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جہاں آوارہ کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ اک مرتبہ وحی رک گئی جبرئیل علیہ السلام سے نبی پاک ﷺ نے وجہ پوچھی تو عرض کی کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا بچہ پڑا ہے۔ اسے باہر پھینکا گیا (اتقان) سوائے نگرانی اور شکار کے کسی کتے کو گھر میں رکھنے کی اجازت نہیں۔

یہاں صرف کتے کے متعلق ادب کا بیان مطلوب ہے۔ اسی لئے مزید تفصیل کتب فقہ میں پڑھنی چاہیے۔

کتا انگریزوں اور ان کے ہمنواؤں کی نظر میں

کتے کو مغرب میں خاص پزیرائی ملتی ہے اہل مغرب اس سے بے پناہ محبت کرتے ہیں چاہت اور محبت کے نذرانے پیش کرتے ہیں وہ اس کے بہت قدردان ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کے خواجہ سگ پرست کے ماننے والے کثیر تعداد میں رہتے ہیں جو کتے کی محبت میں باولے ہو گئے ہیں۔ انگریز لوگ کتے کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے ہیں۔ بلکہ اپنے ساتھ نرم و گداز بستر پر بھی لٹاتے ہیں۔ اس کا منہ چاٹنا' اسے گود میں بٹھانا' اس سے چونچلے کرنا' لاڈ و پیار کرنا ان کے نزدیک سب جائز ہے۔ مغرب کا کتا نصیبوں والا ہے کہ گوروں کے ساتھ کار میں بیٹھ کر سیر و تفریح سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ افسوس انگریزوں کی تقلید میں بعض مسلمان بھی کتے پر جان نچھاور کرتے اور اس سے اس طرح برتاؤ کرتے ہیں جیسے انگریز کرتے ہیں بلکہ یہ ان سے دو گز آگے ہیں۔ ہمارا ایک جانا پہچانا طبقہ کتے کو اپنی زندگی کی بنیادی ضرورت سمجھتا ہے اور اسے ہر وہ سہولت بہم پہچاتا ہے۔ جس کا انسان عمومی زندگی میں تصور بھی نہیں کر سکتا پہلے یہ لوگ انگریزوں کے کتے نہلاتے تھے آزادی کے بعد اس شعبہ میں اب نہ صرف خود کفیل ہیں۔ بلکہ سرکاری سرپرستی میں ڈاک شو منعقد کرانے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس میں ان کی بیگمات کا عمل دخل اور ہاتھ نظر آتا ہے۔

ممتاز سیاست دانوں اور وڈیروں کے اندرونی معاملات میں کتے کی مداخلت

ڈھکی چھپی بات نہیں رہی ایک سابق وزیر اعظم اپنی پریس کانفرنسوں میں اپنے ذاتی کتے کو (VIP) سیٹ پر بٹھاتے تھے۔ اور پریس کو یہ باور کراتے کہ جمہوری نظام کے استحکام کے لئے کتے کا وجود بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ ہمارے اسلامی ملک پاکستان کی ایک مشہور لیڈر کی دنیا سے رخصتی کے وقت کتا ہی اس کا رفیق تھا وفات کے بعد دروازہ توڑ کر جب اس کا جسد خاکی نکالا گیا تو سب سے پہلے کتا باہر آیا۔

ایک مرتبہ پاکستان میں کسی سیاسی شخصیت (نام یاد نہیں) کا کتا مر گیا۔ اس نے اپنے بنگلہ کے سبزہ زار میں اسے دفن کیا اور اس کی قبر پر سنگ مرمر کا تعویز بنوا دیا۔ کتے کی وفاداری کی مثال دی جاتی ہے اور اس کی مکاری وعیاری دغا جھوٹ اور فریب کا مظاہرہ آج کل ایوان نمائندگان میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ جہاں اس کے یارو دوست اور سجن بیلی لب کشا ہوتے ہیں تو ہمیں حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی یاد آ جاتے ہیں جو ساتویں صدی میں کہہ گئے تھے۔

جمال ہم نشیں در من اثر کرد ☆ ورنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

پاکستان میں عام لوگوں کے ہاں نہ سہی۔ امیروں وڈیروں اور جاگیروں کے ہاں اس ''انٹرنیشنل جانور'' کو کافی پذیرائی ملتی ہے اس کی صحت اور علاج معالجہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے روشنیوں کے شہر کراچی میں تو ڈیفنس سوسائٹی کے علاقے میں امیر لوگوں کے کتوں کے علاج معالجے کے لئے ائیر کنڈیشنڈ ہسپتال بھی موجود ہے۔ جہاں کتے کے چیک اپ کے =/100 روپے فیس لی جاتی ہے اور آپریشن

کی فیس =/2000 مقرر ہے' علاوہ ازیں کتوں کے دل بہلاوے کے لئے انہیں ٹافیاں بھی کھلائی جاتی ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا!

ہمیں شکر نہیں ملتی انہیں ٹافی میسر ہے
یہ اپنی کم نصیبی ہے وہ کتوں کا مقدر ہے

ہاں کتے میں وفا کی خصوصی عادت ہے:

کتے کے بارے میں انگریز کے ریمارکس یہ ہیں کہ The dog is a faith full animal یعنی کتا ایک وفادار جانور ہے بلاشبہ کتے کی وفاداری کے قصے بہت مشہور ہیں۔

اسی لئے اپنے گھر کی دربانی اور چوکیداری کا اہم فریضہ کتے سے لیتے ہیں یورپ میں تو اس سے جاسوسی اور تلاشی کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اب یہی کام پاکستانیوں نے بھی شروع کر رکھا ہے۔ حالانکہ شرعاً اس کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ کتا غلطی کر جائے تو دوسرے کا مال کھانے کا وبال قیامت میں سخت سے سخت تر ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

باادب کتا:

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں باادب بھی ہیں اور بے ادب بھی۔ فقیر نے حتی الوسع ہر گروہ کے لئے علیحدہ علیحدہ تصنیف لکھی ہے۔ یہاں صرف کتے کے بارے میں گذارش کروں گا۔

سب کو معلوم ہے کہ کتا اک رذیل ترین جانور ہے اور اس کے اندر بے شمار برائیاں سہی لیکن باادب ہے۔ یہاں تک کہ جس کا نمک کھاتا ہے اس کا تو فدائی ہے بلکہ اس کے جملہ عزیزوں سے پیار کرتا ہے۔ جب کسی کو اپنے مالک کا مہمان دیکھتا ہے اس کا بھی ادب کرتا ہے۔ بلکہ اس کی نظروں میں وہ بھی معزز ہے جو لوگوں کی نظروں میں معزز و مکرم ہے خواہ دینی محترم شخصیت یا دنیوی اور اگر اس سے خطرہ ہو تو اس کے آگے ہڈی ڈال دو تو بھی ایذا نہیں پہونچاتا۔

فقیر اویسی غفرلہ کا مشاہدہ:

طالب علمی میں فقیر کو روٹیاں لانے پر استاذ محترم رحمۃ اللہ علیہ نے ذمہ لگایا اس بستی میں ایک خونخوار کتا تھا جو ہمیشہ بندھا رہتا۔ سونے کے بعد اسے چھوڑ دیا جاتا تاکہ چوروں وغیرہ سے حفاظت رہے۔ ایک رات نامعلوم اول شب کو اسے باندھنا بھول گئے۔ فقیر روٹیاں لینے گیا تو وہ کتا خونخوار میری طرف دوڑا۔ فقیر نے جمع شدہ روٹیاں اس کے سامنے پھینک دیں وہ مجھ کو چھوڑ کر روٹیوں میں مصروف ہو گیا۔

کتا بہر حال جیسا بھی ہو باادب ہے۔ کتے کی دو اقسام ہیں:

(۱) اہلی۔ (۲) سلوقی۔ یہ سلوق کی طرف منسوب ہوتا ہے سلوق یمن کا ایک شہر ہے۔

سلوقی کتے بہت شرارتی ہوتے ہیں ان کی طبع میں شرارت بھرپور ہوتی ہے اور معاملات میں بھی بہت گندے ہوتے ہیں اس شہر کے کتے بہت قد والے ہوتے ہیں ان کے ذریعے لوگ شکار کھیلتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ کتا اہلی ہو یا سلوقی ہر دونوں کی

طبع میں شرارت کا مادہ ہوتا ہے کسی میں زیادہ کسی میں کم۔

کتے کو احتلام ہوتا ہے اوران کی مادہ کو حیض آتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتا امین خیانتی دوست سے بہتر ہے۔

(روح البیان)

نوٹ: کتے کے متعلق مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''جانوروں کی دنیا'' میں پڑھیئے۔

باادب کتے:

اس موضوع میں سب سے اولیت سگِ اصحابِ کہف کو ہے جس کے ادب کو خود خداوند قدوس نے قرآن مجید میں بیان فرمایا: **وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید**۔ ترجمہ اوران کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

(کنزالایمان)

اس کی تفسیر میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی صحبت کا کتے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذکر عزت سے قرآن میں آیا اوراس کے نام کے وظیفے پڑھے جانے لگے تو جس انسان کو نبی ﷺ کی صحبت نصیب ہو اس کا کیا پوچھنا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام عبادت سے بڑھ کر اچھی صحبت اختیار کرنا ہے کہ اس کا فائدہ انسانون پر محدود نہیں۔ چونکہ اس کتے کا ذکر اصحابِ کہف کے ساتھ ہے ان کا تعارف ملاحظہ ہو۔

تعارف اصحابِ کہف:

مروی ہے کہ دقیانوس نے جب روم کے ممالک پر قبضہ کیا تو اس نے یہاں پر

اوران سے گویا ہوا کہ بزرگو! مجھے اللہ والوں سے پیار اور عقیدت ہے۔ فلہذا مجھے بھی ساتھ لے چلو بلکہ جہاں تم آرام فرماؤ گے میں تمہاری نگرانی کرتا رہوں گا۔

چرواہے نے کہا اس پہاڑ میں ایک غار ہے جو ہمارے مقصد کے لئے موزوں ہے۔ چنانچہ چرواہے کے مشورے پر اسی غار میں پہنچے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا (پارہ ۱۵) میں تفصیل ہے۔

فائدہ: حیٰوۃ الحیوان (دمیری) میں لکھا ہے کہ اکثر مفسرین کی رائے یہی ہے کہ اصحابِ کہف کا کتا انہی کتوں کی جنس سے تھا۔ لیکن ابن جریج سے مروی ہے کہ وہ شیر تھا اس لئے کہ عرب والے شیر کو بھی کلب کہتے ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے بیٹے کے لئے دعا میں فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما۔ آپ کی دعا مستجاب ہوء کہ عتبہ کو شیر نے پھاڑ کھایا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف "نبی کی ہر دعا مستجاب"۔

اصحابِ کہف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور کتے کا ادب

امام ثعلبی کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ اصحابِ کہف کی ملاقات کا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے عرض کی کہ آپ انہیں اس عالم دنیا میں نہیں دیکھیں گے۔ البتہ آپ اپنے پسندیدہ اصحاب کو بھیج کر اپنی دعوتِ اسلام سے انہیں نواز سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے اصحاب کو ان کے ہاں کس طرح اور کیوں کر بھیجوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ

الفاظ آج تک میرے سینے پر منقوش ہیں میں یہاں ثبت کیے دیتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ یہی مقصود تھا۔

قاضی صاحب نے کہا تھا: ''کتے مل جل کر کبھی نہیں کھاتے۔ لیکن یہ آج بھلائی کے لئے جمع ہوئے تھے۔ اللہ کے بندوں کے لئے دعا کرنے کے لئے وہ اتنے متحد رہے کہ ایک نے بھی کسی دوسرے پر چھینا جھپٹی نہیں کی۔ ان کا ایک ہی امام تھا۔ اس نے کھایا بھی کچھ نہیں۔ اب وہ آئے گا تو میں اس کے لئے حلوہ حاضر کروں گا''۔

ایک مولوی صاحب نے کہا: ''حضرت ہمیں تو یہ جادوگری نظر آتی ہے''۔

قاضی صاحب بولے: ''مولوی صاحب! ہم تو آپ ہی کے فتوؤں پر زندگی گزارتے ہیں۔ خواہ اسے جادو فرمائیں یا نظر بندی آپ نے یہ تو ضرور دیکھ لیا ہے کہ کتے بھی کسی نیک مقصد کے لئے جمع ہوں تو آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں''۔

یہ سن کر مولوی صاحبان جھینپتے نظر آئے۔

مجھے یاد ہے کہ مولوی صاحبان کو بھیگتے ہوئے ہی اس ڈیوڑھی سے نکل کر جاتے ہوئے میں نے دیکھا تھا۔ بخدا یہ عجوبہ اگر میں خود نہ دیکھتا تو کسی دوسرے کے بیان کرنے پر کبھی یقین نہ کرتا۔ یاد رہے کہ میں وہی حفیظ جالندھری ہوں جس کے بارے میں حضرت قاضی صاحب نے جلال پور جٹاں میں ساٹھ سال پہلے فرمایا تھا کہ حفیظ جالندھری تیری لکھی ہوئی نعتیں دوسرے سنایا کریں گے۔

الحمد للہ نعت رسول ﷺ یعنی ''شاہنامہ اسلام'' ساری دنیا کے اردو جاننے والے مسلمان خود پڑھتے اور دوسروں کو بھی سناتے ہیں۔ (اقتباس از نشرانے)

تھا کہ دوسرے کتے پر ویسی ہی واردات واقع ہوئی اس پر وہ (پہلا کتا) اس کا کان پکڑ کر بڑی مشکل سے اسی نعل بند کی دوکان پر لے گیا جہاں پر خود کا ایسا اچھا معالجہ ہوا تھا۔ کاریگر اس حیوان کی تیز فہمی سے نہایت خوش ہوئے اور انہوں نے اس نئے مریض پر بھی ویسی ہی توجہ کی جیسی پہلے پر کی تھی۔

ایک کینہ ور ٹرار کتا:

ٹرار قسم کے چھوٹے کتے سے ہر شخص واقف ہے۔ قدرت نے اس کو قابل بنایا ہے کہ چوہوں اور حشرات الارض کے تعاقب میں زمین کو کھود کر اندر گھس جاتا ہے۔ انگلستانی ٹرار کی جلد صاف اور چمک دار ہوتی ہے۔ مگر اسکاٹ لینڈ یا سکا کا ٹرار اس بات میں مشہور ہوتا ہے کہ اس کی جلد پر گھن دار بال ہوتے ہیں اور مزاج میں روکھا پن اور بے پروائی پائی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اس شخص کی طرح جو اپنی طاقت سے حقیقت میں واقف کار غریب اور بے آزاد ہوتا ہے۔ یہ جانور دور اندیش بھی ہوتا ہے جیسا کہ قصہ ذیل ہے جو کہ ایک بڑے مستند شخص مسٹر بنگلے صاحب کی زبانی لکھا جاتا ہے صاف ظاہر ہے۔

ضلع تنفرڈ شائر میں شہر ٹمور کے ایک شریف آدمی کی عادت تھی کہ ہر سال لندن میں دو بار جایا کرتا اور چونکہ ورزش کا شائق تھا اس لئے اکثر یہاں مسافت گھوڑے کی سواری میں طے کیا کرتا تھا۔ اس کا دستور تھا کہ اپنے ساتھ ایک چھوٹے سے وفادار ٹرار کو بھی لیجایا کرتا تھا۔ لیکن اس اندیشہ سے کہ کہیں لندن میں کتا کھو نہ جائے وہ ہمیشہ اسے سینٹ اہلنز کی سرائے والی بی بی لینگ فورڈ کے پاس چھوڑ جایا

کرتا اور واپس آکر یہ دیکھتا کہ میرے چھوٹے سے رفیق کی خوب خبر گیری ہوئی۔

ایک دفعہ حسب دستور اس صاحب نے اپنا کتا مانگا۔ بے بے لیٹنگ فورڈ اداس صورت بنا کر اس کے سامنے آئی اور کہنے لگی۔ صاحب افسوس! آپ کا ٹرار جاتا رہا، ہمارے شہر کے بڑے کتے اور آپ کے کتے میں جھڑپ ہوگئی اور قبل اس کے کہ ہم ان کو جدا کر سکیں بیچارہ ٹرار کو ایسا کاٹا کہ میں یہی سمجھی کہ وہ کبھی اچھا نہیں ہوگا۔ لیکن صحن میں سے گھسٹ کر نکل گیا اور ایک ہفتہ کے قریب اسکو کسی نے نہ دیکھا۔ اس کے بعد ٹرار ایک کتے کو جو ہمارے کتے سے بہت بڑا تھا ساتھ لے کر کے واپس آیا اور وہ دونوں ہمارے کتے پر پل گئے اور بڑی بے رحمی سے اس کو کاٹا۔ پھر تمہارا کتا' اور ایک اس کا ساتھی غائب ہو گئے اور اس وقت سے نہ کبھی نظر پڑے نہ ان کی کچھ خبر آئی۔

لیکن دیکھئے جب یہی شخص وٹمور میں پہنچا تو اس نے ٹرار کو وہاں پایا اور یہی سنا گیا کہ یہاں آیا تھا اور جو ایذا اس کو پہنچی تھی صریح اس کا انتقام لینے کو بڑے کتے کو ساتھ لے گیا تھا۔

فائدہ: یہ انگریز کے کتے کی کہانی ہے۔

دانا کتا:

فرانس کی ایک خانقاہ میں بیس مسکینوں کو روزمرہ ایک خاص ساعت پر کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ خانقاہ کا ایک کتا ٹکڑوں کے واسطہ جو کہ اس کو گاہ بہ گاہ ڈال دیئے جاتے تھے ۔ کھانے کے وقت ہمیشہ آموجود ہوتا تھا۔ لیکن مسکین بھوکے ہوتے تھے اور بے شک بہت کشادہ دل نہ تھے۔ بس ان کے زلہ خوار کو اس ضیافت میں سے جس میں وہ بدل

اور مجتہد وامام نہیں کرسکتا اور یہ برتاؤ بھی ایک عامی آدمی سے نہیں بلکہ باپ کے ساتھ جنہیں شریعت نے مجازی مالک اور قرآن وحدیث میں اس کی تعظیم فرض ہے۔ لیکن ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عملی طور پر دکھادیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عزت واحترام کے بالمقابل کچھ بھی نہیں۔

فقیر اویسی غفرلہ اہلِ اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ اگر دل میں نبی پاک ﷺ کی عزت واحترام ہے تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا کردار اپناؤ۔

کیونکہ ؎

محمد کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اگر اس میں ہے خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

تمت بالخیر

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور پاکستان

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

تصنیفات لطیف

مفسر اعظم پاکستان فیض ملت حضرت علامہ الحاج مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

- روح البیان اردو ترجمہ فیوض الرحمٰن (12 جلد)
- ابوین مصطفیٰ
- امیر معاویہ
- اُوجھڑی کی کراہت
- اچھی مائیں
- اولیاء اللہ کے تصرفات
- بڑھیا کا بیڑا
- بدنگاہی کی تباہی
- تبلیغی جماعت کے کارنامے
- چراغاں کا ثبوت
- حاضر و ناظر کا ثبوت
- خوشبوئے رسول ﷺ
- دیوبندی بریلوی فرق
- ذکر اویس
- رفع یدین
- سیدزادی کا نکاح غیر سید سے
- علم حضرت یعقوب علیہ السلام
- گستاخوں کا برا انجام
- میلاد النبی ﷺ عید کیوں؟
- وہابی دیوبندی کی نشانی
- باادب کتے بے ادب وہابی
- کالج اور لڑکی
- امام حسین و یزید
- آداب رسالت کی قدر و منزلت
- اذان بر قبر
- آرام گاہ رسول ﷺ
- برکات گیارہویں شریف
- بہشتی دروازہ
- پڑھا لکھا امی
- جن اور وہابی
- حق مذہب اہلسنت
- خوابوں کی تعبیر
- دلوں کا چین
- دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت
- ذکر سیرانی
- سیرت سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ
- شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ
- غم ٹال وظیفے
- مردے سنتے اور جانتے ہیں
- معراج مصطفیٰ ﷺ
- غیر مقلدین کی ننگے سر نماز
- عرس کیا ہے؟
- امام حرم اور ہم
- المعجزات
- آداب رسالت کی قدر و منزلت
- آمین آہستہ کہنے کا ثبوت
- آئینہ مودودی
- آئینہ شیعہ نماز
- آئینہ دیوبند
- یزید کے غازی
- اذان بلال
- بلی کے خواب میں چھیچھڑے
- تعویذات و عملیات اویسی
- تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
- معجزہ شق القمر
- حج کا ساتھی
- حاضر و ناظر کا ثبوت
- محراب مسجد بدعت ہے
- ختم شریف مع بخشنے کا طریقہ
- شرح حدیث لولاک
- سفرنامہ شام و عراق
- سلسلہ اویسیہ کے ثبوت کی تحقیق
- بے ادب بے نصیب

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور پاکستان